(106)

"اے مرے اہلِ وفا سُست کبھی گام نہ ہو"

(فرمودہ ۳۱ دسمبر ۱۹۲۰ء)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا کہ:

"مَیں اس نیت کے ساتھ خُطبہ پڑھانے کے لیے کھڑا ہوا ہوں کہ جو دوست نمازِ جمعہ یہاں پڑھنے کے لیے ٹھہر گئے ہیں وہ کچھ سُن لیں۔ ورنہ صبح میری طبیعت خراب ہوگئی اور پسلیوں میں درد ہوگیا تھا۔ مَیں نماز کے بعد یہیں ممبر پر بیٹھ جاؤنگا، احباب یہیں مصافحہ کرلیں مگر ہجوم نہ کریں۔

اس کے بعد مَیں تمام دوستوں کو خواہ وہ باہر سے یہاں آتے ہوں یا یہیں کے ہوں۔ ایک بار پھر سورۃ فاتحہ کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ اس میں اللہ تعالیٰ مومنین کو نصیحت کرتا ہے کہ مومن جہاں تمام دنیاوی معاملات میں صابر و شاکر ہوتا ہے۔ وہاں ایک معاملہ میں قطعاً صبر نہیں کرتا یا یوں کہو کہ صبر کے کئی معنے ہیں۔ اوّل کسی مصیبت میں نہ گھبرانا (۲) جس جگہ پر ہو اس پر قائم رہنا (۳) جس چیز کو اختیار کرے اس کو نہ چھوڑنا۔

مگر اس جگہ صبر کے معنے یہ ہوتے کہ وہ ٹھہرتا نہیں آگے بڑھتا ہے۔ فرمایا تم یہ کہو کہ اھدنا الصراط المستقیم۔ خدایا میرے قدم کو آگے ہی آگے بڑھا۔ (اھدنا کے معنے ہیں۔ (۱) مجھے رستہ بتا (۲) رستہ دکھا (۳) سیدھے رستہ پر چلاتے چل۔ یہاں تینوں معنے دُرست ہیں۔ جو گمراہ ہیں۔ اُن کی دُعا ہے کہ ہمیں سیدھا رستہ بتا۔ بعض ہوتے ہیں کہ گمراہ تو نہیں ہوتے۔ مگر ڈرتے ہیں۔ ان کے لیے کہا کہ رستہ دکھا دے۔ تیسرے وہ لوگ ہیں جو اعلیٰ درجہ کے ہوتے ہیں۔ ان کی یہ دعا ہوتی ہے کہ ہمیں اس رستہ پر جس پر ہم ہیں چلاتے چل۔ ہم کہیں ٹھہرنے نہ پائیں۔ غرض یہ دُعا سب اعلیٰ و ادنیٰ کے لیے ہے اور مومن دُعا کرتا ہے کہ مَیں کسی ایک جگہ نہ ٹھہروں۔ بلکہ آگے ہی آگے بڑھوں۔

یہاں کامیابی سانس لینے میں نہیں اور خوب یاد رکھو کہ اس جہاں میں سانس لینا نہیں۔ بلکہ مومن کے لیے سانس لینے کا وقت اگلا جہان ہے۔ مومن کے سفر کی یہاں منزل نہیں۔ یہاں اس کے لیے قیام کی جگہ نہیں، وہ بڑھتا ہے اور بڑھتا چلا جاتا ہے حتیٰ کہ وہ یہاں سے چلا جاتا ہے۔

بہت ہیں جو سمجھتے ہیں کہ اب ہمارے آرام کا وقت آگیا۔ اور جب جلسہ آتا ہے تو سیکرٹری اپنے حسابات اور کام کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور مصنف تصنیفوں میں لگتے ہیں اور جلسہ کے بعد سُست ہو جاتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ مومن کو تعلیم دیتا ہے کہ تم سُست مت ہو اور دُعا کرو کہ آگے ہی آگے چلے جاؤ۔ کیونکہ سُست ہونے کے یہ معنے ہیں کہ گویا خدا آگے نہیں۔ بھلا کوئی شخص ہے جو محبوب سے دُور ہی صبر کر کے بیٹھ جاتا ہو۔ اور اس کے قریب نہ پہنچنا چاہتا ہو۔ اسی طرح مومن بھی خدا کے حضور سے غائب ہونا نہیں چاہتا۔ بلکہ اس کی یہی خواہش ہوتی ہے کہ اُسے زیادہ سے زیادہ قُرب حاصل ہو۔ پس ہمیشہ یاد رکھو کہ دین کی خدمت میں سُست ہونا کوئی خوبی نہیں۔ بلکہ دین کی خدمت کے لیے آگے ہی آگے بڑھنا خوبی ہے۔ جو شخص آگے بڑھنے کی کوشش کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو اور نیکی کی توفیق دیتا ہے اور جو اللہ پر لگاتے ہوئے الزاموں کو دُور کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو عیبوں سے پاک کرتا ہے اور اپنی نصرت اسکے شاملِ حال کرتا ہے۔ تم کبھی نہ گھبراؤ کہ تم نے کچھ نہیں کیا یا تم کو کچھ حاصل نہیں ہوا۔ کیونکہ رُوحانی ترقیاں آہستہ آہستہ ہوا کرتی ہیں۔ پس کبھی سُست مت ہو۔ کبھی ہمت و استقلال چھوڑ کر مت بیٹھو۔ اور کبھی نہ کہو کہ ہم ہار گئے۔ آخری وقت تک جیت جانے کی اُمید رکھو۔ آخر تم جیت جاؤ گے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں کہ بعض لوگ بداعمال ہوتے ہیں اور جہنم کے کنارے پر پہنچے ہوئے ہوتے ہیں مگر آخر وقت میں ایسا تغیر اُن میں آتا ہے کہ وہ جہنم کے کنارے سے جنت میں پہنچ جاتے ہیں اور بعض لوگ جنتیوں والے عمل کرتے ہیں اور جنت کے کنارے پر پہنچ کر ان میں کچھ ایسا تغیر آتا ہے کہ وہ جہنم میں پہنچ جاتے ہیں۔[1]

بہت ہوتے ہیں۔ نمازیں پڑھتے روزے رکھتے اور دُعائیں کرتے ہیں مگر آخر وقت جب قریب آتا ہے کہ انکی دُعا قبول ہو تو وہ دُعا چھوڑ دیتے ہیں اور بہت ہیں کہ تبلیغ کرتے رہتے ہیں۔ لیکن جب کسی شخص نے جسکو یہ تبلیغ کرتے تھے احمدی ہونا ہوتا ہے اس وقت تبلیغ چھوڑ دیتے ہیں۔ پس کسی نیک کام کو نہ چھوڑو اور خدا پر یقین رکھو اور ہمت نہ ہارو۔ کیونکہ جس وقت تم کام چھوڑتے ہو۔ ممکن ہے وہی وقت تمہارے کام کے نتائج نکلنے کا ہو۔

یہ میری نصیحت ہے اس پر عمل کرو گے تو انشاء اللہ دین و دُنیا میں تمہیں ناکامی نہیں ہوگی۔ اللہ تعالیٰ تمہیں عمل کی توفیق دے۔

خُطبہ کے بعد فرمایا کہ مولوی عبدالقادر صاحب لدھیانوی جو حضرت اقدس کے مخلص دوست تھے۔ آج فوت ہو گئے ہیں میں جمعہ پڑھنے کے بعد ان کا جنازہ پڑھنے کے لیے جاؤں گا احباب بھی چلیں۔

پھر فرمایا کہ جن احباب نے بیعت کرنی ہو وہ مصافحہ کے بعد بیعت بھی کریں۔ (الفضل ۱۰ ؍ جنوری ۱۹۲۱ء)

---

[1] بخاری کتاب القدر باب العمل بالخواتیم